9290-خوشی کے موقع پر گانا اور رقص کرنا

سوال

شادی بیاہ کے موقع پر عورت کے (صرف عورتوں میں) لیے کونسی موسیقی پر رقص کرنا جائز ہے، کیا صرف وہ اسلامی موسیقی یعنی دف بجانا ہے، اور گانے میں کس طرح کے کلمات کہنے جائز ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

موسیقی اور اس کے حکم کا بیان سوال نمبر (5011) کے جواب میں گزر چکا ہے، وہاں ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ ہر قسم کے گانے بجانے اور موسیقی کے آلات رکھنے اور استعمال کرنے حرام ہیں، اور یہاں ہم وہ کچھ بیان کریں گے جو صرف عورت کے لیے جائز ہے اس کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں.

دوم :

عورت کے لیے مختلف خوشی کے مباح مواقع مثلا عید اور شادی بیاہ وغیرہ کے موقع دف بجا کر اشعار پڑھنے جائز ہیں.

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اس یعنی دولہا کے لیے جائز ہے کہ وہ نکاح کا اعلان اور اظہار کرنے کے لیے عورتوں کو صرف دف بجانے اور وہ کلام پڑھنے اور گانے کی اجازت دے جس میں نہ تو جمال و خوبصورتی کا وصف ہو، اور نہ ہی فسق و فجور والی بات .... پھر شیخ رحمہ اللہ نے اس کے دلائل ذکر کیے ہیں.

دیکھیں : آداب الزفاف صفحہ (93).

شیخ رحمہ اللہ نے جو دلائل ذکر کیے ہیں وہ یہ ہیں :

ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور تیری طرح ہی میرے بستر پر بیٹھ گئے، تو ہماری چھوٹی بچیوں نے دف بجانا شروع کر دی اور بدر کے موقع پر قتل ہونے والے میرے بزرگوں کا مرثیہ پڑھتے ہوئے ایک بچی کہنے لگی :

اور ہم میں وہ نبی ہے جو کل کی بات کا علم رکھتا ہے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

"یہ بات نہ کہو، بلکہ اس سے پہلے جو باتیں کہہ رہی تھی وہ کہتی رہو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4852).

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری آدمی کی شادی ہوئی اور جب عورت کی رخصتی ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ فرمانے لگے :

اے عائشہ تمہارے پاس کوئی گانے والی ہے، کیونکہ انصار کو گانا پسند ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4765).

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے عامر بن سعد البجلی کو یہ کہتے ہوئے سنا : میں اور ثابت بن ودیعہ اور قرظہ بن کعب انصاری ایک شادی میں گئے تو وہاں گایا جا رہا تھا، تو میں نے ان دونوں کو اس کے متعلق کہا تو وہ کہنے لگے : شادی بیاہ میں گانا اور میت پر بغیر آہ بکاء کیے آنسو بہانے کی اجازت دی گئی ہے"

سنن بیہقی حدیث نمبر (14469).

محمد بن حاطب الجمحی بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"حرام اور حلال میں فرق دف اور آواز ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (1008) سنن نسائی حدیث نمبر (3316) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1886) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو آداب الزفاف صفحہ (96) میں حسن قرار دیا ہے.

شادی بیاہ کے موقع پر عورتوں کے لیے یہ فعل جائز ہے، اور گانے بجانے والی اشیاء میں سے صرف ان کے لیے دف بجانی جائز ہے، اس کے علاوہ ڈھول وغیرہ کوئی اور چیز بجانی جائز نہیں، اور دف اور ڈھول میں فرق یہ ہے کہ : ڈھول اور طبل دونوں جانب سے چمڑے کے ساتھ بند ہوتا ہے اور دف صرف ایک جانب سے بند ہوتی ہے، اور دوسری جانب سے کھلی.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کا کہنا ہے :

"گانے بجانے کے آلات ڈھول وغیرہ کا ان نظموں اور ترانوں میں استعمال کرنا اور بجانا جائز نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام نے ایسا نہیں کیا"

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء فتوی نمبر (3259) تاریخ (1400/10/13ھ).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"شادی بیاہ کے موقع پر ڈھول بجانا جائز نہیں، بلکہ صرف خاص کر دف ہی کافی ہے"

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (185/3).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"دونوں جانب سے بند کو ڈھول کہا جاتا ہے جو جائز نہیں؛ کیونکہ یہ گانے بجانے کے آلات میں شامل ہوتا ہے، اور گانے بجانے کے سب آلات حرام ہیں، صرف وہی حلال ہے جس کی حلت پر نص دلالت کرتی ہے یعنی شادی بیاہ کے ایام میں دف بجانا.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (186/3).

سوم:

رہا رقص تو عورت کے لیے نہ تو غیر محرم کے سامنے ناچنا اور رقص کرنا جائز ہے، اور نہ ہی محرم کے سامنے، اور نہ ہی عورتوں کے سامنے کیونکہ یہ اس سے فتنہ پیدا ہوتا ہے جو کہ حرام ہے، اس لیے کہ جسم ہلانے اور اسے گھمانے اور مائل کرنا یہ دل کو حرام فتنہ میں ڈالتا ہے.

اور یہ معروف ہے کہ عورتوں میں بھی ایک دوسری کے ساتھ شہوت پیدا ہوتی ہے، اور اگر ایسا نہ بھی ہو تو اس بات کا خدشہ قائم رہتا ہے کہ ان میں سے کوئی عورت واپس اپنے گھر جا کر رقص کرنے والی کے جسم کے خدوخال اور بناوٹ اور حسن و جمال کو اپنے گھر میں موجود مردوں کے سامنے بیان کریگی، تو اس طرح وہ راقصہ مردوں کے دل میں بس جائیگی، اور ایک عظیم شر اور فتنہ کا باعث بنے گا، جس کے شر سے بچنا مشکل ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس طرح کے عمل سے منع کیا ہے.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوئی عورت کسی عورت کے ساتھ مباشرت مت کرے، تو وہ عورت اپنے خاوند کو اس عورت کا وصف بیان کریگی گویا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (4839).

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع شروع میں ہیجڑوں کو عورت کے پاس جانے کی اجازت دی تھی، لیکن جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہ ہیجڑا تو عورت کے جسم کے خدوخال اور وصف بیان کرتے ہیں، اور ان کے پوشیدہ رازوں کو فاش کرتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عورت کے پاس جانے سے منع کر دیا.

ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر آئے تو میرے پاس ایک ہیجڑا بیٹھا ہوا تھا، تو میں نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن ابی امیہ کو کہہ رہا تھا: اے عبد اللہ اگر کل اللہ تعالی نے تمہارے لیے طائف فتح کر دیا تو میں تم غیلان کی بیٹی کو ضرور حاصل کرنا، اور پھر اس نے اس لڑکی کا وصف اور جسم کے خدوخال بیان کیے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یہ ہیجڑے تمہارے (عورتوں کے) پاس نہ آیا کریں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3980) صحیح مسلم حدیث نمبر (4048).

پھر عورت کا اپنے جسم میں میلان پیدا کرنا اور اسے ٹیڑھا کرنا اس ستر میں شامل ہوتا ہے جسے وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور کے سامنے ظاہر نہیں کر سکتی.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اصل میں رقص کرنا اور ناچنا مکروہ ہے، لیکن اگر یہ یورپی سٹائل اور یا کافر و فاجر عورتوں کی نقل کرتے ہوئے کیا جائے تو یہ حرام ہوگا؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس نے بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہو گا"

اس کے ساتھ یہ بھی کہ اس رقص اور ناچنے سے فتنہ پیدا ہوتا ہے، کیونکہ ہو سکتا ہے ناچنے والی عورت خوبصورت جوان اور دبلی پتلی ہو تو عورتوں کو فتنہ میں ڈال دے گی، حتی کہ اگر وہ عورتوں میں ہو تو عورتوں کی جانب سے ایسے افعال سامنے آئینگے جو اس پر دلالت کرینگے کہ وہ اس کی بنا پر فتنہ میں پڑ گئی ہیں، اور جو چیز فتنہ کا سبب ہو اس سے منع کیا گیا ہے"

دیکھیں : لقاء الباب المفتوح سوال نمبر (1085).

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے :

" عورتوں کا رقص کرنا اور ناچنا قبیح حرکت ہے، اس کے جواز کا ہم فتوی نہیں دیتے، کیونکہ ہم تک یہ پہنچا ہے کہ عورتوں میں اس رقص کے باعث فتنہ پیدا ہو چکا ہے، اور اگر یہ رقص مردوں میں ہو تو اور بھی زیادہ قبیح حرکت ہے، اور یہ مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے، اور اس میں جو کچھ ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

لیکن اگر یہ رقص اور ناچ مرد و عورت میں مخلوط ہو جیسا کہ بعض بے وقوف قسم کے لوگ کرتے ہیں تو یہ اور بھی زیادہ قبیح اور بڑا گناہ ہے کیونکہ اس میں مرد و عورت کا اختلاط اور عظیم فتنہ ہے، اور خاص کر جب نکاح اور شادی کا موقع ہو.

دیکھیں : فتاوی اسلامیۃ (187/3).

چہارم :

رہا یہ معاملہ کہ کونسے اشعار اور کلمات گانے جائز ہیں، تو ایسے کلمات اور اشعار ہوں جو کسی حرام وصف پر مشتمل نہ ہوں، اور نہ ہی شہوت انگیز ہوں، اور نہ ہی ایسے کلمات اور اشعار ہوں جن سے شریعت نے منع کر رکھا ہے، یا بدعتی اذکار پر مشتمل نہ ہوں، اور اس طرح کے دوسرے حرام کلمات بھی نہ ہوں.

اور مباح اور جائز چیز ہی کافی ہے، مثلا اخلاق حسنہ پر ابھارنا، یا علم حاصل کرنا، یا برائی ترک کرنا، وغیرہ.

مستقل فتوی کمیٹی کا بیان ہے :

" موجودہ شکل میں پائے جانے والے گانوں کی حرمت کے متعلق آپ نے جو حکم لگایا ہے اس میں آپ سچے ہیں، کیونکہ یہ گانے گری اور ساقط قسم کی کلام پر مشتمل ہوتے ہیں، جن میں کوئی خیر نہیں، بلکہ اس میں لہو اور جنسی خواہشات کو ابھار ملتا ہے، اور اسے سننے والا شخص شر میں بتلا ہو جاتا ہے، اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق بخشے.

آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ان گانوں کے عوض میں اسلامی نظمیں اور ترانے سن لیں، جو حکمت اور پند و نصائح اور عبرت پر مشتمل ہوں، اور دینی غیرت و حمیت کو ابھاریں، اور اسلامی خیالات پیدا کریں، اور شر اور اس کے اسباب سے نفرت دلائیں، تا کہ اسلامی ترانے اور نظمیں پڑھنے اور سننے والے کو اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف بلائے، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی اور اس کی حدود سے تجاوز نفرت پیدا کر کے اس کی شریعت اور جھاد فی سبیل اللہ کی پناہ کی طرف لے جائے.

لیکن وہ ان نظموں اور ترانے کی سماعت کو اپنی عادت نہ بنا لے کہ وہ مسلسل اسے ہی سنتا رہے، بلکہ وہ انہیں مختلف مواقع اور وقتا فوقتا سنے جب ضرورت پیش آئے مثلا شادی بیاہ کے موقع پر، یا پھر جہاد کے سفر کے موقع وغیرہ پر، اور نفس کو خیر و بھلائی کے کاموں پر ابھارنے کے وقت، اور جب نفس کسی شر و برائی پر آمادہ ہو رہا ہو اس وقت اسے اس شر سے نفرت

دلانے اور روکنے کے لیے.

لیکن اس سے بھی بہتر اور اچھی چیز تو یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت کرے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دعائیں اور اذکار پڑھ لے، کیونکہ نفس کے لیے یہ زیادہ پاکیزہ اور طاہر ہے، اور اس میں ہی اطمنان قلب اور شرح صدر ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

{اللہ نے بہتر اور اچھی ترین کلام نازل کی ہے، جو ایسی کتاب ہے کہ آپس میں ملتی جلتی ہے، بار بار دہرائی ہوئی آیتوں کی ہے، جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں، پھر ان کی جسم نرم پڑجاتے ہیں، اور دل اللہ تعالی کے ذکر کی طرف مائل ہوجاتے ہیں، یہ اللہ کی ہدایت ہے جسے چاہے اللہ تعالی ہدایت دیتا ہے، اور جس کو اللہ تعالی گمراہ کردے اسے کوئی بھی ہدایت دینے والا نہیں}. الزمر (23).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اسطرح ہے :

{جو لوگ ایماندار ہیں ان کے دل اللہ تعالی کے ذکر اور یاد سے مطمئن ہوتے ہیں، خبردار اللہ تعالی کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمنان حاصل ہوتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور اعمال صالحہ کیے ان کے لیے خوشخبری ہے اور ان بہتر ٹھکانا ہے}. الرعد (28-29).

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت اور عادت تو یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حفظ کرتے اور اس پر عمل کرتے، اور اس کے ساتھ ساتھ مختلف مواقع مثلا خندق کھودتے وقت اور مسجد بناتے وقت، اور میدان جہاد کی طرف جاتے ہوئے اسلامی اشعار بھی پڑھا کرتے تھے، لیکن انہوں نے اسے اپنی علامت اور شعار نہیں بنایا تھا، کہ یہی ان کا اہم کام ہو، اور وہ اسی کا خیال کریں، لیکن یہ چیز اس میں شامل تھی جس سے وہ راحت حاصل کرتے، اور اپنے جذبات ابھارتے تھے.

رہا ڈھول اور طبل اور دوسرے گانے بجانے کے آلات تو ان نظموں اور اشعار میں ان آلات میں سے کسی بھی آلہ کا استعمال جائز نہیں، کیونکہ نہ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہ ہی صحابہ کرام نے اس پر عمل کیا.

اللہ تعالی ہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے، اور اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے" انتہی.

فتوی نمبر (3259) تاریخ (1400/10/13ھ).

واللہ اعلم.